☆-ہدایت-☆

(۴)

اصل اور جواز!

(نجات وہلاکت کے مابین فیصلہ کن رہنمائی)

(اولین فرصت میں فوراً پڑھنے کی اشد ضرورت)

ابوعبداللہ

(ہماراعزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله،الحمد لله، و الصلاۃ و السلام علی رسول الله

دین میں کچھ چیزیں دین کی اصل اور بنیاد ہوتی ہیں جو اصلاً مطلوب ومقصود ہوتی ہیں اورانہیں چیزوں پر مشروط (حدود وقیود کے تحت) کچھ جواز بھی موجود ہوتا ہے۔فرقہ واریت میں ملوث لوگوں پر ابلیس کا عمل دخل اس طرح ہوتا ہے کہ:

''دین کے اصل مطلوب ومقصود کونظرانداز کرا کے ساری توجہ جواز پرمرکوز کرا دیتا ہے۔جسکی وجہ سے جواز اصل کی جگہ لے لیتا ہے،جبکہ اصل نظرانداز ہوکر پس پشت ڈل جاتا ہے۔''

جو بدنصیب بھی اس چال کا شکار ہوجائیں،اصل کی اہمیت تو ان کے نزدیک کوئی خاص نہیں رہتی محض زبانی اقرار کی حدتک بات رہ جاتی ہے۔اسکے برعکس انکی ساری توانائیاں جواز پرصرف ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔اصل کونظرانداز کرتے ہوئے جواز پرہی دلائل پیش کرنے،اسی کو زندگی کا مرکز ومحور بنانے،اسی پر تحاریر وتقاریر کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔یوں انسان حقیقت سے اس قدر دور جا گرتا ہے کہ دین کی اصل کی طرف لوٹنے کا کبھی خیال بھی اسے نہیں آپاتا۔بات کوسمجھنے کیلئے صرف چارمثالیں پیش خدمت ہیں:

(۱)۔سابقہ اقوام کوابلیس نے جن بڑے ہتھکنڈوں کے ذریعے ہلاک کیا۔امت مسلمہ کوان سے بچانے کیلئے سورہ فاتحہ میں وہ تقاضا رکھ دیا گیا تاکہ انسان اپنی زبان سے تکرار کے ساتھ ہر رکعت میں قول وقرار کرکے ہلاکت سے بچ جائے۔جیسا کہ ہم ہر رکعت میں یہ عہد وپیان کرتے ہیں کہ:

﴿مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۝﴾. ''وہ (الله) بدلے کے دن کا مالک ومختار ہے''

سابقہ اقوام شفاعت کے غلط تصور کی بنا پر ہلاک ہوئیں کہ وہ زندگی جیسے چاہیں گزاریں بالآخر وہ شفاعت سے چھوٹ جائیں گے۔اسلیئے ہماری زبان سے اقرار کرایا گیا کہ:''اُس دن بخشش کا سارا اختیار الله کے پاس ہوگا'' کہ کہیں انسان الله سے بے نیاز ہوکر مذکورہ ہلاکت سے دوچار نہ ہو جائے۔شفاعت کے ضمن میں یہ دین کا اصل مطلوب ومقصود تھا جس کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے قرآن میں کثرت سے دیگر بہت سخت آیات بھی نازل کی گئیں۔اس اصل مطلوب ومقصود پر الله کے اذن کے ساتھ شفاعت کا کچھ جواز بھی دیا گیا۔اب اس جواز کوتو اصل بنالیا گیا ہے اور جو اصل مطلوب ومقصود تھا،جس پرکاربندرہنے پر بہت سختی بھی کی گئی،وہ ساری آیات کو پس پشت ڈال کر اُسی دھوکے میں ہم بھی مبتلا ہوگئے ہیں جس میں ابلیس نے سابقہ اقوام کو مبتلا کیا تھا۔

(۲)۔سابقہ اقوام مصائب وآلام کے رفع کیلئے انبیاء(علیہم السلام)،ملائکہ،جنات اور دیگر نیک بزرگ حضرات وغیرہ کو غائب میں پکارتے (جوکہ دعا ہے اور دعا عبادت ہے جو صرف الله کا حق ہے)۔امت مسلمہ کواس شرک سے بچانے کیلئے حکم دیا گیا کہ وہ نماز کی ہر رکعت میں یہ کہا کریں:

﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ﴾ ۔''ہم صرف اورصرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گےاور تجھی سے استعانت طلب کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔''

حالانکہ استعانت کی مذکورہ شکل (بلا اسباب غائب سے فریادرسی) میں کوئی جواز بھی بیان نہیں ہوا (جواز تو ظاہری اسباب کے تحت مدد میں ہے)۔بلکہ قرآن میں پکارنے پر انتہائی شدید وعیدیں (کفراورشرک تک کی) نازل ہوئیں۔درجنوں آیات اس ہلاکت سے بچانے کیلئے نازل کی گئیں۔اسکے باوجود بھی دین کی اس اصل کونظر انداز کرکے اللہ کے ساتھ دوسروں کو پکارنے پر سارا زور دیا جارہا ہے۔

(۳)۔رسولوں (علیہم السلام) کی پیروی کودین کی اصل قرار دیا گیا۔رسول ﷺ کی پیروی کے تابع غیر نبی کی مشروط پیروی کا جواز بھی رکھا گیا۔اوررسول ﷺ کی پیروی کی اصل بنیاد پر مضبوطی سے قائم رکھنے کیلئے اس پرطرح طرح سے انتہائی سخت آیات بھی نازل کردی گئیں کہ انسان کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائے۔لیکن اسکے باوجود بھی رسول ﷺ کی اطاعت واتباع پس پشت جبکہ آبا پرستی: اپنے اپنے پسندیدہ مسالک، گروہ، اکابرین، ائمہ کرامؒ، علماء، پیرحضرات....... کی اندھی و جامد تقلید کو دین کی اصل بنیاد بنا کر ساری توانائیاں اسی پرصرف کردی گئیں۔

(۴)۔اسی طرح وہ خالق جس نے ہر چیز کو وجود دیا اور چلایا، سرتا پا جس کی نعمتوں اوراحسانات میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں، اسکی یاد، اسکا تذکرہ، اسکی شکرگزاری، اس سے شدید محبت وابستگی.... دین کی اصل بنیاد تھی جو جواز کی شکل اختیار کرگئی ہے۔جبکہ نسبت تناسب کالحاظ رکھے بغیر مخلوقات کواصل کی جگہ دے دی گئی ہے۔جسکا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ خالق سے کٹ کرہم سب کچھ کھوکر مخلوقات کے غلام بن چکے ہیں۔

حقیقت سے آگاہی کیلئے ان گنت دلائل میں سے بطورنمونہ صرف درج ذیل چند دلائل پرغورفرمائیں:

☆ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙo وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا o﴾

''اے اہل ایمان اللہ کی یادکروکثرت کے ساتھ اورصبح وشام اسکی پا کی بیان کرو۔'' (الاحزاب:41-42)

یعنی کثرت سے ہمہ تن اسکی یاد قلب وزبان میں بس جائے، ہرنصیب ہونے والے وقت میں (صبح بھی، شام بھی) اسے شرک سمیت دیگر عیوب سے پاک قرار دیتے رہنے کا اعادہ کیا جائے۔

☆ ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ o﴾ (سورہ آل عمران:41)

''اپنے رب کو یادکروکثرت کے ساتھ اورصبح وشام اسکی تسبیح بیان کرو۔''

☆ ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (سورۃ البقرہ:2:165)

''اور جو اہل ایمان ہیں وہ (تو) شدید ترین محبت کرتے ہیں اللہ کے ساتھ۔''

☆ ''پس نماز قائم کرواور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مظبوط تھام لو، وہی تمھارا مولیٰ (جگری دوست) ہے، تو

وہ کتنا خوب دوست اور کتنا خوب مددگار ہے۔'' (سورۃ الحج:78)

☆ ﴿وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ﴾ (سورۃ الفرقان:58)

''اور توکل وبھروسہ (تو) اختیار کر اس ذات پر جو زندہ ہے، جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔''

☆ ﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o﴾ (سورۃ الانعام:79)

''بے شک میں نے یکسو ہو کر اپنے تئیں اسی ذات کی طرف متوجہ کرلیا ہے، جس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

☆ ﴿ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا وَ کَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ o﴾ (سورۃ الانبیاء۔ آیت:90)

''بے شک وہ لوگ (انبیاء کرام) بھلائی کے کاموں کی طرف سبقت کرتے تھے اور اُمید اور خوف کی حالت میں ہمیں پکارتے تھے اور ہمارے لیے خشوع وخضوع اختیار کرتے تھے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکر ربه مثل الحی والمیت))

''مثال اس شخص کی جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اسکی جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ شخص۔'' (بخاری، 6407)

تورات سے ایمان کی تازگی: ''(موسیٰ نے کہا) اے بنی اسرائیل غور سے سن! خدا ہمارا خدا صرف ایک خدا ہے۔ تُو اپنے خدا سے اپنے پورے دل، پوری جان اور پوری چاہت سے محبت رکھ۔ یہ باتیں تیرے دل میں ہمیشہ نقش رہیں۔ اور یہ توحید تُو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، گھر آتے، گھر سے جاتے، ہر وقت اپنے بچوں کو سکھاتا رہ تاکہ ان کے دلوں پہ بھی نقش رہیں۔'' (کتاب الاستثناء، باب:5-6)

پروردگار نے متنبہ فرمایا:

﴿مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا o وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا o﴾ (نوح:13-14)

''تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی قدر وبرتری کا عقیدہ نہیں رکھتے، حالانکہ اس نے تمھیں طرح طرح (کی حالتوں) میں پیدا کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں موت سے قبل جلد از جلد حقیقت تسلیم کر کے قابل رشک بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ وتقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغامِ حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔